مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق جون ۲۰۲۳ء

موت کی حقیقت

موت کے معنی ہٹنے کے ہیں، مٹنے کے نہیں ہیں، پچھلی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا، ابھی تھوڑی دیر کے بعد ہم سب کا انتقال ہوجائے گا کہ بیان ختم ہونے کے بعد ہم سب جلسہ گاہ سے گھر میں چلے جائیں گے، اسی طرح موت سے کون گیا؟ جسم تو گیا نہیں، وہ یہیں رہا؛ بلکہ روح چلی گئی، مٹی نہیں، رحلت کے معنی کوچ کرنا، روح کے یہاں سے چلے جانے کے بعد اس کو جس جگہ رکھا جائے گا وہ برزخ ہے، جس طریقہ سے ایک گھر ہوتا ہے اور ایک جانے کی جگہ ہوتی ہے اور ایک درمیانی جگہ ویٹنگ روم ہوتا ہے، اسی طرح دنیا اور آخرت کے درمیان ایک منزل برزخ ہے جو گویا ویٹنگ روم کی طرح ہے کہ دنیا سے جانے کے بعد روح کے ٹھہرنے کی جگہ ہے، پھر انسان کے جسم کو قبر کے اندر رکھا جاتا ہے، پھر وہ روح لوٹائی جاتی ہے اور سوالات کئے جاتے ہیں، ایک ملک سے دوسرے ملک میں آدمی جاتا ہے تو پاسپورٹ اور ویزا کی جانچ ہوتی ہے، اسی طرح وہاں پوچھتے ہیں کہ اس عالم کے اندر آئے تو تیاری کر کے آئے ہو کہ نہیں؟

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

ذوالقعدہ ۱۴۴۴ھ مطابق جون ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۸

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الشیوخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	خزائن القرآن	شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی	۶
۳	خزائن الحدیث	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۹
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۲
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۱۵
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۱۸
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۰
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

تصوّف... پورے دین کی روح

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

علم فقہ کے بعد دین کا ایک اہم ترین شعبہ، جس کو پورے دین کی روح کہنا بے جا نہ ہوگا، علمِ تصوّف ہے، جس کو حدیثِ جبرئیلؑ میں ''احسان'' کے لفظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین فرائضِ نبوت بیان کئے گئے ہیں، ۱) آیات کی تلاوت، ۲) کتاب وحکمت کی تعلیم، ۳) تزکیہ۔ یہ تینوں فرائض اپنی جگہ اہم ترین مقاصد ہیں، مگر ان میں بھی ''اَلْاَھَم فَالْاَھَم'' کی ترتیب ہے۔ چنانچہ تلاوتِ آیات تمہید ہے تعلیمِ کتاب وحکمت کی، اور تعلیمِ کتاب وحکمت تمہید ہے تزکیہ کی۔ گویا نبوت کا کام تلاوتِ آیات سے شروع اور تزکیہ پر ختم ہوتا ہے، اس لئے مقاصدِ نبوت میں سب سے بڑا، سب سے عالی، سب سے اہم اور غایت الغایات مقصد تزکیہ ہے، جسے دوسرے الفاظ میں تعمیرِ سیرت یا انسان سازی کہا جاتا ہے۔ بلاشبہ تلاوتِ آیات بھی ایک اہم مقصد ہے، کوئی شک نہیں کہ کتاب وحکمت کی تعلیم بھی بہت بڑا عالی شان منصب ہے، لیکن یہ دونوں چیزیں اپنی جگہ اہم مقصد ہونے کے باوجود تزکیہ کیلئے تمہید اور مقدمے کی حیثیت رکھتی ہیں، شاید یہی نکتہ ہے کہ قرآن کریم میں ان سہ گانہ فرائضِ نبوت کا ذکر کرتے ہوئے تلاوتِ آیات کو

ہر جگہ مقدم رکھا گیا ہے، جبکہ تزکیہ کو ایک جگہ تعلیمِ کتاب وحکمت سے مؤخر کیا ہے، اس کے علاوہ ہر جگہ اسے مقدم کیا گیا ہے، گویا اشارہ ہے کہ تلاوتِ آیات کے بغیر نبوت کے کام کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا، اور یہ کہ علومِ نبوت کا اول وآخر اور مبدأ وغایت تزکیہ ہے، واللہ اعلم!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی بیک وقت ان تمام فرائض کی متکفل تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خود قرآنِ کریم کے الفاظ بھی پڑھاتے تھے، اس کے مفہوم ومعانی اور احکام ومسائل کی تعلیم بھی دیتے تھے اور ان کا تزکیہ اور اصلاح وتربیت بھی فرماتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جب یہ وراثتِ نبوت اُمت کے سپرد ہوئی تو ان تینوں شعبوں پر الگ الگ کام ہونے لگا، اگرچہ اکابرِ اُمت میں بہت سی ہستیاں ایسی بھی ہوئیں جو بیک وقت تینوں کی جامع تھیں، مگر عام طور پر تلاوتِ آیات کا شعبہ ایک مستقل جماعت نے سنبھالا، تعلیمِ کتاب وحکمت کے مختلف النوع شعبوں کے الگ الگ رِجال کار پیدا ہوئے، اور ایک جماعت اصلاح وتربیت اور تزکیۂ نفوس کی خدمت میں لگ گئی، جن اکابرِ اُمت نے اپنے آپ کو اس تیسرے شعبے کیلئے وقف کردیا، وہ صوفیائے کرام اور پیرانِ طریقت کے نام سے معروف ہوئے اور ان کے شعبے کا نام ''سلوک وتصوف'' ٹھہرا۔

اس مختصر سی وضاحت سے معلوم ہوا ہوگا کہ تصوف، شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی الگ چیز نہیں اور نہ صوفیائے کرام ہی کسی اور جہاں کی مخلوق ہیں، جن کے

نام سے بدکا جائے، بلکہ تصوف وراثتِ نبوت کا ایک مستقل شعبہ اور وظائفِ نبوت میں سے ایک مستقل وظیفہ ہے، اور صوفیائے کرام اس وراثتِ نبوت کے امین اور اس عظیم الشان شعبے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں، اور یہ شعبہ اس قدر اہم اور اتنا نازک ہے کہ نہ اس کے بغیر مقاصدِ نبوت کی تکمیل ہوتی ہے اور نہ یہ اُمت ہی اپنے اس فریضے سے عہدہ برآ ہوتی ہے جو اس کے ذمے عائد کیا گیا ہے۔

حضراتِ صوفیائے کرام پوری اُمت کی جانب سے تشکر وامتنان اور جزائے خیر کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس نازک ترین فریضے کو سنبھالا اور نہایت خاموشی اور یکسوئی کے ساتھ افرادِ اُمت کی اصلاح وتربیت، تزکیۂ نفوس اور انسان سازی کا کام کیا، اگر یہ نہ ہوتا تو یہ اُمت وراثتِ نبوت کے اس شعبے سے محروم، عالم نما جاہلوں کی بھیڑ ہوتی! اُمت کو اگر میدانِ جہاد میں سر بکف جانبازوں کی ضرورت ہے، اگر مکاتب ومدارس اور دانش کدوں میں لائق اساتذہ کی ضرورت ہے، اگر ایوانِ عدالت میں عدل پرور قاضیوں اور ججوں کی ضرورت ہے، اگر سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں تحقیق کرنے والوں کی ضرورت ہے، اگر ہر شعبۂ زندگی کو زندہ وتوانا رکھنے کیلئے الگ الگ متخصّصین کی ضرورت ہے تو یقیناً انسان سازی کے کارخانوں میں انسانوں کو انسان بنانے والوں کی بھی ضرورت ہے، انسان سازی کے یہ کارخانے خانقاہیں ہیں، اور جو حضرات انسان سازی کا کام کر رہے ہیں انہیں ''صوفیاء'' کہا جاتا ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

ظالم کو آخرت میں سخت عذاب ہوگا

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○

ترجمہ: اور (اے پیغمبر!) اس کے سامنے آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناؤ، جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تھی اور ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس (دوسرے نے پہلے سے) کہا کہ "میں تجھے قتل کر ڈالوں گا"۔ پہلے نے کہا کہ اللہ تو ان لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں۔

تشریح: پیچھے بنی اسرائیل کی اس نافرمانی کا ذکر تھا کہ جہاد کا حکم آجانے کے بعد اس سے جان چراتے رہے، اب بتانا یہ مقصود ہے کہ ایک بامقصد جہاد میں کسی کی جان لے لینا تو نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے، لیکن ناحق کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بنی اسرائیل نے جہاد سے تو جان چھڑائی، لیکن بہت سے بے گناہوں کو قتل کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کیا۔ اس سلسلے میں وہ واقعہ بیان کیا جارہا ہے، جو اس دنیا میں سب سے پہلے قتل کی واردات پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ میں قرآن کریم نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں نے کچھ قربانی پیش کی تھیں، ایک کی قربانی قبول ہوئی، دوسرے کی نہ ہوئی، اس پر دوسرے کو غصہ آگیا اور

اس نے اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا، لیکن اس قربانی کا کیا پس منظر تھا؟ قرآنِ کریم نے اس کی تفصیل نہیں بتائی، البتہ مفسرین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے اس کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے، جن میں سے ایک کا نام قابیل تھا اور ایک کا نام ہابیل تھا۔ اس وقت چونکہ دنیا کی آبادی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد پر مشتمل تھی، اس لئے ان کی اہلیہ کے ہر حمل میں دو جڑواں بچے پیدا ہوتے تھے، ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ ان دونوں کے درمیان تو نکاح حرام تھا، لیکن حمل میں پیدا ہونے والے لڑکے کا نکاح دوسرے حمل سے پیدا ہونے والی لڑکی سے ہوسکتا تھا۔ قابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی وہ بڑی خوبصورت تھی، لیکن جڑواں بہن ہونے کی وجہ سے اس کے ساتھ قابیل کا نکاح جائز نہ تھا، اس کے باوجود اس کا اصرار تھا کہ اسی سے نکاح کرے۔ ہابیل کیلئے وہ لڑکی حرام نہ تھی، اس لئے وہ اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا تھا، جب دونوں کا یہ اختلاف بڑھا تو فیصلہ اس طرح قرار پایا کہ دونوں کچھ قربانی اللہ کے حضور پیش کریں، جس کی قربانی اللہ نے قبول فرمالی، اس کا دعویٰ برحق سمجھا جائے گا، چنانچہ دونوں نے قربانی پیش کی۔ روایات میں ہے کہ ہابیل نے ایک دنبہ قربان کیا اور قابیل نے زرعی پیداوار پیش کی۔ اس وقت قربانی کے قبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے ایک آگ آکر قربانی کو کھالیتی تھی۔ ہابیل کی قربانی کو آگ نے کھالیا اور اس طرح اس کی قربانی واضح طور پر قبول ہوگئی اور قابیل کی قربانی وہیں پڑی رہ گئی، جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس پر بجائے اس کے کہ قابیل حق کو قبول

کر لیتا، حسد میں مبتلا ہو کر اپنے بھائی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔

لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ○

ترجمہ: اگر تم نے مجھے قتل کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا، تب بھی میں تمہیں قتل کرنے کو اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ○

ترجمہ: میں تو یہ چاہتا ہوں کہ انجام کار تم اپنے اور میرے دونوں کے گناہ میں پکڑے جاؤ اور دوزخیوں میں شامل ہو اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔

تشریح: اگرچہ اپنے دفاع کا اگر کوئی اور راستہ نہ ہو تو حملہ آور کو قتل کرنا جائز ہے، لیکن ہابیل نے احتیاط پر عمل کرتے ہوئے اپنا یہ حق استعمال کرنے سے گریز کیا، جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے بچاؤ کا اور ہر طریقہ اختیار کروں گا، مگر تمہیں قتل کرنے کا اقدام نہیں کروں گا۔ ساتھ ہی اسے یہ جتلا دیا کہ اگر تم نے قتل کا ارتکاب کیا تو مظلوم ہونے کی بنا پر میرے گناہوں کی تو معافی کی اُمید ہے، مگر تم پر نہ صرف گناہوں کا بوجھ ہوگا، بلکہ میرے قتل کرنے کی وجہ سے کچھ میرے گناہ بھی تم پر لد جائیں گے تو بعید نہیں، کیونکہ آخرت میں مظلوم کا حق ظالم سے دلوانے کا ایک طریقہ حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں اور نیکیاں کافی نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

معافی کا عمل اللہ محبوب رکھتا ہے

شفیق الامت حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

ہم جب اپنے کسی ستانے والے کو معاف کرتے ہیں تو بوجہ بشریت کے ہم کو مزہ نہیں آتا لیکن اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت اور شانِ ربوبیت اور اللہ تعالیٰ کے مزاجِ عظیم الشان کا عارف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب مقرب ہیں کہ آپ کے صدقہ میں یہ کائنات پیدا کی گئی۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ کو میں پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کو ہی پیدا نہ کرتا۔ صاحبِ قصیدہ بردہ کا کیا پیارا شعر ہے ؎

فَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْ لَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

دنیوی ضرورت آپ کو دنیا کی طرف کیسے بلا سکتی ہے، جبکہ اگر آپ نہ ہوتے تو دنیا خود ہی عدم سے وجود میں نہ آتی۔ دنیا اپنے وجود میں آپ کی محتاج تھی، تو آپ کیسے دنیا کے محتاج ہو سکتے ہیں؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے مزاجِ مبارک و عالی شان کے سبب سے بڑے مزاج شناس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے آپ اُمت کو آگاہ

فرمارہے ہیں کہ تمہارے رب کا مزاجِ عظیم الشان یہ ہے کہ اپنے بندوں کو معاف کرنا ان کو بہت زیادہ محبوب ہے، لہٰذا کہو فَاعْفُ عَنِّیْ ہم کو معاف فرمادیجئے اور کیونکہ معاف کرنا آپ کو محبوب ہے، لہٰذا آپ کے اس عمل کیلئے کوئی معمول، کوئی سبب، کوئی میدان، نزولِ رحمت کیلئے کوئی بہانا تو ہونا چاہئے، لہٰذا ہم نالائق اپنے گناہوں پر ندامت واستغفار اور توبہ کی گٹھری لے کر حاضر ہوگئے ہیں اور فَاعْفُ عَنِّیْ کی درخواست کررہے ہیں کہ معاف کرنے کا محبوب عمل ہم پر جاری کردیجئے اور لوگ جب دور دراز سے بادشاہوں کے پاس آتے ہیں تو ان کے مزاج کے موافق قیمتی ہدایا وتحائف لے کر آتے ہیں، لیکن ہم تو ایسے بے مایہ دامن ہیں کہ ندامت کے چند آنسوؤں کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے ؎

چند آنسو کے سوا کچھ مرے دامن میں نہیں
لوگ حیرت سے مرا زادِ سفر دیکھیں گے

لیکن آپ کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں مایوس نہیں ہونے دیا اور حدیثِ قدسی میں ہمیں خبر دے دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ۔

گنہگاروں کی آہ وزاری مجھے تسبیح پڑھنے والوں کی بلند آوازوں سے زیادہ محبوب ہے اور یہی دلیل ہے کہ آپ ہمارے سچے اللہ ہیں۔ دنیوی بادشاہ تو اپنی تعریف کے محتاج ہیں، کیونکہ تعریف سے ان کی عزت بڑھتی ہے، چنانچہ اگر ان کو

استقبالیہ دیا جارہا ہو اور ان کی شان میں قصیدے پڑھے جارہے ہوں، اس وقت اگر کوئی مصیبت زدہ آکر رورو کر فریاد کرنے لگے، تو اس کو بھگا دیتے ہیں کہ کہاں ہمارے رنگ میں بھنگ ڈال دیا، لیکن اے اللہ! آپ اپنی تعریف و تسبیح و تحمید سے بے نیاز ہیں، کیونکہ اس سے آپ کی عزت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ اگر ساری دنیا کے بادشاہ ایمان لاکر سجدہ میں گر جائیں اور دنیا میں ایک فرد بھی کافر نہ رہے، تو آپ کی عظمت میں ایک ذرّہ اضافہ نہیں ہوگا اور ساری دنیا کافر اور آپ کی باغی ہوجائے تو آپ کی عظمت میں ایک ذرّہ کمی نہیں ہوگی۔ آپ مخلوق سے بے نیاز ہیں۔

پس اگر آپ کے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہم مایوس ہوجاتے، لیکن مزاج شناسِ الوہیت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مایوسیوں کے اندھیروں میں آفتابِ اُمید طلوع فرمادیا کہ اگر تم سے گناہ ہوگئے، تو تمہارا رب معاف کرنے کو محبوب رکھتا ہے، لہٰذا اس سے معافی مانگ لو اور کہو فَاعْفُ عَنِّیْ کہ معاف فرمانے کا محبوب عمل ہم پر جاری فرمادیجئے۔ آپ کا محبوب عمل ہوجائے گا اور ہمارا بیڑا پار ہوجائے گا اور فَاعْفُ عَنِّیْ میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاءِ تعقیبیہ لگادی کہ معاف کرنے میں دیر نہ کیجئے، جلد معاف فرمادیجئے، معاف کرنا جب آپ کو خود محبوب ہے تو جلد کرم فرمایئے۔ سبحان اللہ! جلبِ رحمتِ حق کے لئے کلامِ نبوت کیا بلیغ و جامع ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ آج کل یہ کاتب لوگ بھی بڑی ہی گڑبڑ کرتے ہیں اور اس کا سبب کم علمی ہے میری رائے میں نہایت ضروری ہے کہ کاتب اہل علم ہونے چاہئیں میری ایک کتاب چھپی تھی اس میں باری تعالیٰ کی صفات میں عموم قدرت لکھا تھا اس کو کاتب صاحب نے لکھا عدم قدرت میں نے دیکھ کر کہا کہ تم لوگ اور گالیاں دلواتے ہو اس کا تو پہلے یہ مجھ پر الزام ہے ہی کہ رسول کی تنقیص کرتے ہیں نعوذ باللہ منہ اب کہیں گے اللہ میاں کی بھی تنقیص شروع کر دی نعوذ باللہ کیونکہ بہت سے عنایت فرما ہر وقت تاک میں لگے رہتے ہیں ایک کاتب نے صغائر کبائر کو لکھا تھا صفاٹر کباٹر آپ ہمزہ کو ط سمجھے اور گڑبڑ کرتے تو یہ لوگ ہیں مگر سر پڑتی ہے مصنفین کے، اس لئے میری رائے ہے کہ کاتب اہل علم ہوں پھر اس قسم کی گڑبڑ ہرگز نہ ہو۔

فرمایا کہ آج صبح نمازِ فجر ہی ایک صاحب کا پرچہ لیٹر بکس سے نکلا نہایت ہی بیہودہ تحریر تھی پڑھ کر نہایت طبیعت مکدر ہوئی میں بیچارا تو کیا چیز ہوں محض ایک گنہگار آدمی ہوں بزرگ نہیں صاحبِ ریاضت نہیں صاحبِ مجاہدہ نہیں مگر یہ باتیں تو

صاحبِ مجاہدہ صاحبِ ریاضت بھی برداشت نہیں کرسکتا میں تو پھر بہت برداشت کرتا ہوں چنانچہ باوجود کاتب پرچہ کے اس قدر بیہودگی کے میں نے ان کو صحیح راہ بتلادیا وہ یہ کہ اپنی اصلاح کیلئے کسی اور سے تعلق پیدا کرلیں اور میں نے یہ بھی لکھ دیا ہے کہ اگر تم پوچھوگے تو میں کسی مصلح کا نام بھی بتلادوں گا اس پر کوئی جواب نہیں افسوس ہے فہم کا اس درجہ قحط ہوگیا ہے کہ جس کا کوئی حدوحساب نہیں آخر کہاں تک آدمی برداشت کرے خود تو بے حس ہیں ہی دوسروں کو بھی بے حس بنانا چاہتے ہیں شرم نہیں آتی ان لوگوں کو اس کی فکر ہی نہیں کہ اپنے سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے جو جی میں آیا کرلیا جو منہ میں آیا کہہ دیا جو قلم میں آیا لکھ مارا فکر اور غور کا نام نہیں جیسے سانڈ آزاد ہوتے ہیں بس یہ حالت ہے آزادی اور بے فکری کی۔

حدیث شریف میں کامل اسلام کا مدار اس پر رکھا ہے کہ ہاتھ سے زبان سے کسی دوسرے کو تکلیف نہ ہو ان بیہودوں نے چند چیزوں کو دین کی فہرست میں درج کرکے اور تمام تعلیمات اسلام کو دین کی فہرست سے خارج ہی کردیا وہ چند چیزیں جو دین کی فہرست میں درج ہیں یہ ہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تہجد، اشراق، چاشت، صلوٰۃ الاوّابین اور اگر صوفی ہوئے تو ذکر و شغل بھی بس ہوگئے قطب الاقطاب معاشرت کو تو دین کی فہرست سے خارج ہی سمجھتے ہیں بالکل یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو دین سے کیا تعلق حالانکہ یہ بھی دین کا بڑا حصہ ہے اور جس طرح نماز روزہ وغیرہ فرض ہیں یہ بھی فرض ہے مگر دیکھا جاتا ہے کہ کہیں نہ اس کی تعلیم ہے نہ اس کا تذکرہ اور اہتمام حتیٰ کہ مشائخ کے

یہاں بھی بس یہی چند چیزیں تعلیم ہوتی ہیں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اب الحمدللہ صدیوں کے بعد طریق کی حقیقت واضح ہوئی اور روز روشن کی طرح مخلوق پر ظاہر ہوگئی پھر اس کو اپنے اغراض فاسدہ کی وجہ سے ناپید کرنا چاہتے ہیں مگر اب یہ انشاءاللہ تعالیٰ غیر ممکن ہے اب بفضل خداوندی صدیوں تک کسی نئی کوشش کی ضرورت نہیں اور جب ہوگی وہ اپنے دین کے محافظ ہیں وہ اپنے کسی اور بندہ کو پیدا فرمادیں گے سو اس حالت میں کہ فضل الٰہی سے اس طریق کا احیاء ہوگیا میں کس طرح ایسے بدفہموں کی خاطر اپنے اصول وقواعد اور اپنے طرز اور مسلک کو چھوڑوں مجھ ہی کو تو معلوم ہے کہ یہ اصول اور قواعد کس طرح منضبط اور مدون ہوئے ہیں ان کی تاسیس کے اسباب بیان کروں تو ایک اچھا خاصہ دفتر تیار ہوجائے اب ان لوگوں کو خبر نہیں اس لئے یہ اپنی ہی باتیں بناتے پھرتے ہیں اور ایسی بیہودہ تحریر اور بے جوڑ باتیں کرکے دنیوی اغراض حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دین کو اس کا واسطہ بنانا چاہتے ہیں جو سخت قبیح ہے۔

مولانا شیخ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ قرضدار تھے مریدین وغیرہ نے بہت چاہا کہ ہم چندہ کرکے ادا کردیں فرمایا کہ بے غیرتی مجھ سے ہرگز گوارا نہیں ہوسکتی ہاں اتنا تو گوارا کرسکتا ہوں کہ ایک شخص تنہا ادا کردے ایک ہی کا احسان ہو باقی یہ صورت کہ تھوڑا تھوڑا جمع کیا جائے یہ کسی طرح گوارا نہیں ہوسکتا غرض ہر شے میں حدود ہیں مگر آج کل حدود چھوڑ کر دکانداروں نے طریق کو بدنام کردیا کہاں تک کوئی اصلاح کرے کثرت سے گمراہ کرنے والے کمر باندھے پھرتے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ عارفین کا قول ہے کہ تمام اخلاق رذیلہ کی اصل کِبر ہے اور کِبر کا منشاء بھی ایک گونہ حرص ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ بھی حرص کی ایک فرد ہے کیونکہ تکبر طلب جاہ کا نام ہے تو اس میں جاہ کی ہوس ہے، بلکہ اگر غور کیا جائے تو مال کی بھی حرص ہے۔ کیونکہ طلب جاہ اس واسطے کی جاتی ہے کہ طالب جاہ کو ضروریات معاش سہولت سے مل جاتی ہیں اس کی حاجتیں بآسانی پوری ہوجاتی ہیں۔ جو کام دوسرے کو سینکڑوں روپیہ خرچ کرنے سے نکلتا ہے وہ صاحبِ جاہ کی زبان ہلنے سے ہوجاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ تکبر کا منشاء بھی حرص ہوا اور کِبر تمام رذائل کی جڑ ہے تو حرص منشاء ہوا تمام معاصی کا، چنانچہ مشاہدہ ہے کہ نااتفاقی کا منشاء بھی حرص ہے اور تفاخر کا منشاء بھی یہی ہے۔ کیونکہ مال و دولت کا دکھانا جمع مال ہی کے بعد ہوسکتا ہے اور وہ جمع ہوتا ہے حرص سے تو حرص کا اُمّ الامراض ہونا اور اصل معاصی ہونا ثابت ہوگیا۔

ارشاد فرمایا کہ بعضے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ جی بھر کر دنیا میں لگ کر خوب مال و دولت جمع کرلیا جائے، روپیہ پیسہ کا ڈھیر لگالیا جائے تو پھر

اس کے بعد اس کی خواہش ختم ہوجائے گی، سکون حاصل ہوجائے گا ایسا سمجھنا غلطی کی بات ہے اس لئے کہ ایسا کرنے سے بظاہر عارضی طور پر سکون ہوجائے گا مگر حقیقت میں دنیا کی محبت اور زیادہ پختہ ہوجائے گی۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے درخت کی جڑ میں پانی دیا جاتا ہے تو وہ تھوڑی دیر میں زمین میں جذب ہوکر نظروں سے غائب ہوجاتا ہے۔ مگر واقع میں وہ غائب نہیں ہوا بلکہ جڑ کو پہلے سے زیادہ مضبوط کرکے اس کی شاخوں اور پتیوں میں تازگی پہنچائے گا اس لئے جو لوگ دنیا کی محبت کے تقاضے پر عمل کرتے ہیں تو درحقیقت وہ اس میں کمی نہیں کررہے ہیں بلکہ اُلٹا اسی مرض کو اور زیادہ بڑھا رہے ہیں اور تقویت دے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا:

''لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا'' (مشکوٰۃ:۲/۴۵۰)

اگر انسان کو مال سے بھرے ہوئے دو جنگل بھی مل جائیں تب بھی تیسرے کی آرزو کرے گا۔

ارشاد فرمایا کہ مال کی محبت اور اس کی حرص کا علاج یہ نہیں ہے کہ خوب جی بھر کر مال و دولت کو کمایا جائے، کیونکہ اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا اور مرض میں اضافہ ہوگا، بلکہ اس کا علاج بھی اسی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ'' (مشکوٰۃ:۲/۴۵۰)

اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتے ہیں جو شخص کہ توبہ کرے۔

اسی حدیث کی تشریح میں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس

میں توبہ کو علاج حرص بتلایا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں توجہ الی اللہ۔ اور اس کا علاج ہونا ایک قاعدۂ فلسفہ سے سمجھ میں آجائے گا۔ وہ قاعدہ یہ ہے کہ ''اَلنَّفْسُ لَاتَتَوَجَّهُ اِلٰی شَیْئَیْنِ فِیْ اٰنٍ وَاحِدٍ'' (نفس ایک وقت میں دو چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتا۔ ظاہر ہے کہ حرص کی حقیقت توجہ اور میلان الی الدنیا ہے۔ اب توجہ کو کسی دوسری شے کی طرف پھیر دیا جائے تو توجہ الی الدنیا باقی نہ رہے گی۔ پھر جس چیز کی طرف توجہ کو پھیرا جائے اگر وہ طبعاً بھی محبوب ہو تو اس صورت میں یہ توجہ اَشد ہوگی اور اس سے توجہ الی الدنیا کا ازالہ بھی قوی ہوگا اور اگر ایسی شے کی طرف توجہ پھیری جائے جو طبعاً محبوب نہ ہو تو اس صورت میں یہ توجہ کمزور ہوگی۔ اب سمجھو کہ حق تعالیٰ سے ہر شخص کو فطری تعلق ہے اور ذات حق کی طرف ہر ایک کو میلان طبعی ہے۔ فقط مسلمان ہی کو نہیں بلکہ کافر کو بھی۔ کیونکہ انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے تو کسی سبب سے ہوتی ہے اور وہ اسباب یہ ہیں، حسن و جمال، جود ونوال، یا فضل واحسان، جس میں یہ کمال قوی ہوں گے اس سے یہ محبت بھی قوی ہوگی اور معلوم ہے کہ یہ اوصاف ذاتی اعتبار سے حق تعالیٰ ہی میں ہیں اور دوسری اشیاء میں بالواسطہ ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ یہ اوصاف حقیقت میں حق تعالیٰ کے اندر ہیں تو اس وقت ہر شخص حق تعالیٰ ہی کی طرف مائل ومتوجہ ہوگا۔ پس علاج کا حاصل یہ ہوا کہ اپنی توجہ کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ کردو۔ چونکہ حق تعالیٰ سے طبعی تعلق ہے اس لئے یہ توجہ اَشد واکمل ہوگی، تو جتنی توجہ الی اللہ ہوگی اتنی ہی دنیا سے توجہ ہٹے گی۔ کیونکہ دو چیزوں کی طرف نفس متوجہ نہیں ہوتا۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

اسی لئے کہتے ہیں دیکھو ہر مؤمن ولی ہوتا ہے۔ کسی کا تذکرہ نہیں کر سکتے کہ یہ ولی ہیں۔ بعض ولی نے اللہ سے دُعا کی کہ اے اللہ مجھے ظاہر نہ کیجئے گا، یہ بات کس کی ہے؟ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ انہوں نے دُعا کی یا اللہ! مجھے ظاہر نہ کیجئے گا۔ خود کو مخفی رکھنے کی کوشش کرے۔ اسی لئے مؤمن کی شان میں تبصرہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ آج ہم لوگ منہ پر تبصرہ کرتے ہیں۔ ان کے یہاں یہ ہو رہا ہے۔ کیا فائدہ؟ اپنے اعمال کو دیکھو جو کام شیخ نے بتایا عمل کرو اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ اللہ نے تمہیں توفیق عطا فرمایا۔ انہیں کی توفیق سے کام ہوتا ہے، بغیر اس کے کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ سالک کی ضروریات میں سے ہے۔ فضول مشغول ہیں۔ وقت کو ضائع مت کرو، آج اُمت کے اندر عوام تو کم، خواص زیادہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ بیٹھے ہوئے لایعنی کام کر رہے ہیں، تبصرہ کر رہے ہیں۔ ''اِتَّقُوا اللہ'' اللہ سے ڈرو۔ کیا ضرورت ہے؟

اسی لئے قوم کے اندر بے حیائی بھی آرہی ہے اور جتنی خواہشات نفسانی

ہیں، اس پر عمل شوق سے کر رہے ہیں۔ آج ایک خاتون آئی تھی اور ان کی بچی ساتھ میں آئی تھی، اچھے خاندان، سب کچھ پوچھ لیا تو بتایا۔ ہم نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے یہ لباس؟ یہ کیا پہناتے ہو؟ اعلیٰ خاندان والے ہیں۔ شرعی لباس پہنا کے لانا اس کو سوٹ پہنا کے لانا۔ آج یہ مسلمان عورتوں میں عام ہو رہا ہے صاحب کوئی سنتا ہی نہیں، مانتا ہی نہیں کیا کروں؟ سنت تو سکھایا نہیں۔ اس کیلئے دُعاء کرو اور تدبیر بھی بتاؤ۔

مجھ سے فرمایا کہ تمہاری تربیت جو ہے مؤثر ہے تم طبیب ہو۔ کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ یہ منکر پر نکیر ہوگئی۔ ایسی چیزیں کرو۔ صاحب یہ تو معصوم بچی ہے جینس پہنا دیا اس کو، کیسے پہنا دیا؟ کہ دلّی میں تو یہ ماحول ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے مسلمان ہو کے! بہت شرمندگی ہوئی ہم نے کہا بھائی ان کو تمیز سکھاؤ، سر ڈھکو، سینہ ڈھکو، آستین یہاں تک پہناؤ، تبلیغ کے اصول میں تین چیزیں ضروری ہیں اگر وہ اس میں ہے تو بالکل غلط ہے، مبلغ ہی نہیں، ناقص در ناقص، مردم شناسی، موقع شناسی، حرف شناسی، یہ لازم ہے مبلغ کیلئے۔ اس کے بغیر نہیں ہے۔ لفاظی ہے وہ ان کو دیکھو پہلے، یہ ترتیب بتائی شارع (علیہ السلام) نے مردم شناسی، موقع شناسی، حرف شناسی۔ الفاظ کے بارے میں کیا موقع ہے؟ اور کون پُرخطر ہیں؟ یہ تدبیر لوگ سیکھتے تو نہیں، جذبہ ہے تبلیغ کرنے کا۔ پہلے سیکھو تم! ایک ہوتا ہے عنوان! بھائی تم آؤ گے ماحول بنے گا کچھ طبیعت مائل ہو جائے گی، اب عمل کا جذبہ پیدا ہوگا، اب پڑھو تو ٹھیک ہے۔ آج کل تو جماعت میں آتے ہیں لوگ، اور کہتے ہیں کیا فرق پڑتا ہے؟ بیان کر دو۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

آپ کمبل پوش تھے۔ ایک روز حضرت قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے کمبل کیوں پہنا ہے۔ محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ خاموش رہے۔ حضرت قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔ عرض کیا کہ میں (اس کے جواب میں) اگر یہ کہوں کہ میں زاہد ہوں تو خودستائی اور اپنی پاک باطنی کا اظہار ہے۔ اور اگر یہ کہوں کہ فقیر و مسکین ہوں تو اپنے پروردگار کی شکایت ہوتی ہے۔ اس لئے خاموش ہوں۔

فائدہ: کیونکہ اگر یہ کہوں کہ اور کچھ میسر نہ تھا تو اظہارِ فقر ہے اور اگر کہوں کہ وسعت ہوتے ہوئے پہنا ہے تو اظہار زہد ہے اور دونوں کا اظہار ناپسندیدہ ہے اور خود پہننا موہم نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ خلوذہن کے ساتھ پہنا ہو۔ اور خلوذہن کا جواب دینے میں شبہ ہے کہ کذب کا یہ ممکن ہے کہ ذہن میں کسی درجہ میں داعی مذکور ہو۔

حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرلوں کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا (تو یہ کیسا ہے؟) فرمایا کہ اس صورت میں تو تجھ سے زیادہ

کوئی مجرم نہیں کہ تو اللہ تعالیٰ پر یہ قسم کھاتا ہے کیونکہ عہد و میثاق قسم ہی ہے کہ وہ تیرے بارے میں اپنا حکم ازلی جاری نہ فرمائیں۔

فائدہ: حاصل یہ ہے کہ ایسا عہد کرنا ایک قسم کے دعوے کو مستلزم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے خلاف نہ کریں گے کیونکہ اس کا احتمال ہوتے ہوئے عہد کے موافق کیسے وقوع ہوگا۔ حالانکہ حق تعالیٰ کی مشیت کا کسی کو علم نہیں۔ تو اس حالت میں اپنے نفس پر ایسا اعتماد کس طرح ہوسکتا ہے بلکہ ادب یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے دُعا کرے کہ وہ میری حفاظت فرمائیں اور معصیت کی طرف عود نہ ہونے دیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اصحاب کی کثرت سے بچو کیونکہ جب لوگ زیادہ ہوں گے تو تم ان کے حقوق واجب ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے۔ اور بخدا میں تو ایک شخص کا حق واجب بھی ادا کرنے سے عاجز ہوں۔

فائدہ: اصحاب کا لفظ عام ہے۔ شاگرد مرید کو بھی کہا جاتا ہے اور دوست احباب کو بھی۔ اور حکم بھی دونوں کا یکساں ہے۔ اور اس میں افادہ سے ممانعت نہیں بلکہ خصوصیت کا تعلق رکھنے سے ممانعت ہے۔

حضرت عبیدہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

آپ فرماتے تھے کہ دنیا سے تعلق کم رکھنے والے کی حد یہ ہے کہ اس درجہ کو پہنچ جائے کہ گناہ میں مبتلا نہ ہو۔

حضرت عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ کی عادت

آپ کی عادت تھی کہ اگر کوئی شخص آپ کو کوئی ایسی روایت و حکایت سناتا

جو آپؒ کو پہلے سے معلوم تھی تو اس طرح توجہ سے سنتے تھے کہ گویا ان کو بالکل معلوم نہیں۔ تاکہ کہنے والا شرمندہ نہ ہوجائے۔

حضرت عبداللہ بن وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ فرماتے تھے کہ شریف آدمی جب علم پڑھ لیتا ہے تو مزاج میں انکساری آجاتی ہے۔ اور رذیل آدمی علم پڑھ لیتا ہے تو متکبر ہوجاتا ہے۔

فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص فقیر و مفلس ہوجاتا ہے تو (عادت اکثریہ ہے کہ) اس کا دین بھی ضعیف ہوجاتا ہے۔ اور عمل سُست ہوجاتا ہے اور وقار جاتا رہتا ہے اور لوگ اس کو ذلیل سمجھتے ہیں۔

فائدہ: یعنی فقر و افلاس پر بعض اوقات تحمل کے سبب یہ ناگوار حالات مرتب ہوجاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں تو یہ ارشاد ہے کہ فقر بعض اوقات کفر تک پہنچادیتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت نے فقر و افلاس سے پناہ مانگی ہے اور جن روایات حدیث میں فقر کے فضائل مذکور ہیں وہ اُس صورت میں ہیں جبکہ فقر پر صبر و تحمل کرسکے اور اس کیلئے اس قسم کے ناگوار حالات پیش نہ آئیں۔ اور بعض روایات پاک میں جو مسکین ہوکر رہنے کی دُعا فرمائی گئی ہے۔ مراد اُس سے مسکینوں کی طرح زندگی گذارنا ہے لوگوں کا دست نگر و محتاج بننا مراد نہیں۔

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض حالات

امام عمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی سے کہا کہ میں نے سنا

ہے کہ آپ ایک ایک مہینہ تک کچھ نہیں کھاتے۔ فرماتے کہ ہاں بلکہ دو مہینے تک بھی چنانچہ اس وقت بھی چالیس روز سے کچھ نہیں کھایا۔ صرف ایک دانہ انگور کا مجھے میرے اہل نے دیا تھا جس کو منہ میں رکھ لیا تھا پھر فوراً پھینک دیا۔

فائدہ: کثرت ذکر وفکر میں طبعی خاصیت ہے اور اگر احیاناً طبعی حد سے بڑھ جائے تو وہ کرامت میں داخل ہے اور اس کے اظہار پر شبہ نہ کیا جائے۔ کسی مصلحت دینیہ سے ظاہر کر دینا یا بلا مصلحت بھی اپنے مخصوصین سے ظاہر کر دینا کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ اس میں کوئی فتنہ نہیں۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرمایا کہ جب کسی مریض سے پوچھا جائے کہ کیسا مزاج ہے تو اول یہ کہے کہ خیریت ہے اور پھر جو کچھ تکلیف ہو وہ بیان کر دے۔

فائدہ: وجہ یہ ہے کہ انسان کیسی ہی تکلیف اور مرض میں مبتلا ہو اس وقت بھی حق تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں اور راحتیں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ تو یہ بے انصافی اور ناشکری ہے کہ تکلیف و مرض کو تو ذکر کرے اور نعمت و راحت کو ذکر نہ کرے۔ اسی طرح یہ بھی عبدیت کے خلاف ہے کہ مرض اور تکلیف کا اظہار بالکل نہ کرے۔ اس میں ایک قسم کا دعویٰ ہے قوت کا حضرات سلف کو حق تعالیٰ نے جامعیت عطا فرمائی تھی کہ ہر وقت ہر حالت کے حدود اور حقوق کی رعایت فرماتے تھے۔ اسی لئے مرض و تکلیف میں بھی موجودہ نعمتوں اور راحتوں کا شکر اول ادا کرنے کی اور پھر مرض و تکلیف کا ذکر کرنے کی تعلیم دی۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

نیت کا سرچشمہ اخلاص ہے

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ

''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' (میں تجھی کو پوجتا ہوں اور تجھی سے مدد چاہتا ہوں)۔ اصل معنی میں اسی قوم کا نماز پڑھنا درست ہے۔ اور ''اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' (میری نماز اور قربانیاں اور میرا مرنا اور جینا پروردگارِ عالم ہی کیلئے ہے)۔ اسی گروہ کیلئے حقیقی معنی میں مسلّم ہے۔

دیکھو! قرآن شریف ان کیلئے کیا جلوہ ریزی کرتا ہے ''وَیُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ'' (اور وہ اسی کا مشاہدہ چاہتے ہیں)۔ سمجھ لو کہ ان کیلئے اگر ثواب ہے تو لقائے باری تعالیٰ ہے۔ اور ان کا اجر ''اَنْتُمْ اَوْلِیَآئِیْ حَقًّا'' (تم ہمارے سچے دوست ہو) کے سوا دوسرا نہیں۔ ان کو جو کچھ ملتا ہے یہاں ملتا ہے۔ کیا اس کو انسان کی عقل وفہم کا پیمانہ ناپ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ''واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب'' (اللہ جس کو جس قدر چاہتا ہے روزی دیتا ہے)۔ کا طغرائے شاہی رکھتے ہیں۔ اور یہ سند ان کے ہاتھ میں مل چکی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر شخص اسی نیت کے ترازو میں تولا جاتا ہے اور تولا جائے گا۔ جان لو کہ نیت کا سرچشمہ اخلاص کے دریا سے ہے اور اسی سرزمین میں اس کی پیدائش ہے۔ اسی لئے اس حدیث کی جروتیت نے کہ ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ

وَنِیَّاتِکُمْ ''(اللہ تمہاری صورتوں اور کاموں کو نہیں دیکھتا۔ مگر تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے) دوسرے کے جگر کو کباب کر دیا ہے۔ اور اس حدیث کی ہیبت وسیاست نے ''وَیُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ ''(قیامت کے دن لوگوں کا حشر ان کی نیتوں پر ہوگا) صدیقوں کے خون کو پانی کر دیا ہے۔ ہم کو تم کو کوئی خبر نہیں، کل قیامت کے دن جہاں والے اس قدر چیخیں ماریں گے جو کسی کے وہم میں بھی نہیں آسکتی ع

فردات کند خمار کا مشب مستی

(یعنی آج رات میں تو شراب کی مستی ہے، کل جب خمار ٹوٹے گا تو معلوم ہوجائے گا)۔ جب سامنے سے پردہ اُٹھ جائے گا تو ظاہر ہوجائے گا کس نے کیا رکھا ہے۔ شرک یا توحید، کفر یا اسلام جیسا کہ کہا جائے ؎

سَوْفَ تَرٰی اِذَا تَجَلَّی الْغُبَارُ اَتَحْتَكَ فَرَسٌ اَمْ حِمَارُ

(یعنی غبار چھٹ جانے پر بہت جلد نظر آجائے گا کہ تیری ران کے نیچے گھوڑا ہے یا گدھا)۔

مرید کو دن رات اسی کی فکر ہونی چاہئے کہ رسم وعادت کو کس طرح چھوڑے تاکہ نیت درست ہوجائے۔ اور اس کے اعمال وافعال رسم وعادت سے اس وقت جدا ہوں گے جب کسی شیخ کے جوتوں کی خدمت کرے گا۔ اور جو کچھ بھی کرے کسی بزرگ کے حکم سے کرے۔ یعنی ایسی صورت میں اگرچہ اس کے کام مکر ونفاق اور عادت سے ملے جلے ہوں مگر چونکہ ایک بزرگ کے فرمان کے اندر ہے اس لئے اس کا انجام خلوص ہی ہوگا۔

ماہنامہ
دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ ان سے کوئی دُعا کی درخواست کرتا تو فی الفور فرماتے۔ حتیٰ کہ انھیں معلوم ہوجاتا کہ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشی کو وہ اس طور پر معلوم کرتے کہ اپنے اعمال واقوال کو قرآن مجید اور حدیث شریف سے مطابق کرتے۔ اگر اعمال میں کچھ نقص دیکھتے تو ادباً پہلے حق تعالیٰ سے اپنے لئے معافی کی التجا کرتے پھر اس کے لئے دُعا مانگے۔ اس خصلت سے آج کل کے مشائخ بالکل غافل ہیں۔

عامر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا، میرے لئے دُعا فرمایئے۔ فرمایا بخدا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی پسندیدہ بات کا سوال کروں، چہ جائیکہ غیر کیلئے۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی شفاعت ہے اور شفاعت مقربین کا کام ہے۔

میں کہتا ہوں اس زمانے میں جو شخص مسند مشیخت پر جانشین ہو اس کو مناسب ہے کہ جلدی سے کسی کی سفارش نہ کیا کرے۔ جب تک کہ یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اللہ نے مجھے معاف کردیا ہے اور میرے پیٹ میں ایک لقمہ بھی شبہ کا نہیں ہے اور اگر اس نے دُعا کی دراں حالیکہ ان عیوب سے خود پاک نہیں ہے، تو اُسے مناسب ہے کہ دُعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے سخت شرمندہ ہو۔

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ ان پر

احسان کرے اوران کو مقرب بارگاہ بنائے اسی قدر اللہ تعالیٰ سے خوف زیادہ کرتے، جیسا کہ دنیوی بادشاہوں کے وزراء کا حال ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جتنا ان کو اللہ کی ذات سے انعام واکرام ہوتو اتنا ہی وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے۔

حماد بن زید ہمیشہ اپنے پاؤں پر اُکڑو ہوکر بیٹھتے۔ جب ان سے اس کے متعلق کہا جاتا تو فرماتے، مطمئن ہوکر وہ بیٹھے جو عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو۔ لیکن میں بخدا دن رات اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھ پر آسمان سے آگ نہ برسے اور مجھے جلادے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ آپ خون کا پیشاب کرنے لگے۔ پھر لوگ ایک یہودی ڈاکٹر کو لائے۔ اس نے آپ کا پیٹ ٹٹولا اور کہا، میں نے راستہ میں اس جیسا شخص کوئی نہیں دیکھا اور رو کر کہنے لگا اس آدمی کے جگر کو خوفِ الٰہی نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اس کا معالجہ نہیں ہوسکتا۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اگر جنت اور دوزخ کے درمیان مجھے کھڑا کیا جاوے، اور مجھے اختیار دیا جاوے کہ چاہوں تو جل کر خاک ہوجاؤں، چاہوں تو انتظار کروں تا کہ معلوم ہوجائے کہ کہاں جاؤں گا تو میں جل کر خاک ہونا پسند کروں گا۔

عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بستر پر خوف الٰہی سے چالیس برس پڑے رہے لوگ آپ کی عیادت کرتے تھے۔ یہ خبر کسی عابد کو ملی تو کہنے لگا، چالیس سال کیا ہیں؟ بخدا اگر انسان اپنے سر کے بالوں جتنا عرصہ بھی اللہ کی عبادت کرے تو وہ بھی ایک گناہ کے مقابلہ میں کم ہے جو انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

کہوں کس سے حالت زارِ دل

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تیرے دیکھنے کی جو آس ہے
یہی زندگی کی اساس ہے
میں ہزار تجھ سے بعید ہوں
یہ عجب کہ تو میرے پاس ہے
تِری ذات پاک ہے لازوال
تِری سب صفات ہیں بے مثال
تو برونِ وہم و خیال ہے
تو ورائے عقل و قیاس ہے
کسی انجمن میں قرارِ دل
نہ کسی چمن میں بہارِ دل
کہوں کس سے حالت زارِ دل
کہ وہ ہر جگہ میں اُدس ہے
ترا کچھ پتہ بھی جو پاگیا
وہ تمام جہاں پہ چھاگیا
اسے اب کسی سے اُمید ہے
نہ کسی سے خوف و ہراس ہے

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

مصافحہ کے مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: کیا کفار وفساق وفجار سے مصافحہ معانقہ کیا جاسکتا ہے؟ اور اس سلسلے میں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہے؟ اور اگر یہ لوگ ملاقات کیلئے آئیں اور مصافحہ معانقہ کیلئے بڑھیں تو کیا ان سے اپنے ہاتھ کھینچ لیں؟

جواب: مصافحہ، معانقہ کا مقصود اظہارِ محبت، تعظیم شفقت ہے، ''والکافر لایستحق ذالك'' اصلاً سلام ہے اور مصافحہ اس کا تتمہ ہے اور ''لایبتدأ اھل الکتاب بالسلام'' میں اصل ہی کو ختم کردیا گیا پھر تتمہ کی گنجائش کہاں؟ فاسق فاجر ایمان سے خارج نہیں گنہگار ہے، شامی جلد:۱ میں ان لوگوں کو شمار کرایا ہے جن کو سلام کرنا مکروہ ہے ان میں فاسق بھی ہے، لیکن جہت فسق کے علاوہ کسی اور جہت سے اگر وہ مستحق اکرام ہو تو اس کا یہ حکم نہیں، نیز اگر مظاہرۂ اخلاق کے ذریعہ اصلاح مقصود ہو تو پھر جہت بدل جائے گی بلکہ کافر کیلئے بھی یہ جہت مجوز ہو سکے گی۔

سوال: محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ جیسے کہ والدہ ہے یا ہمشیرہ وغیرہ۔

جواب: درست ہے کما ورد فی الروایات۔

سوال: معانقہ کا سنت طریقہ کیا ہے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ تین مرتبہ کاندھے سے ملتے ہیں اور بعض لوگ صرف ایک طرف ملتے ہیں۔ صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: صرف ایک طرف کافی ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

جمعہ کی سنتیں

۱) غسل کرنا۔ ۲) اچھے اور صاف کپڑے پہننا۔

۳) مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔ ۴) مسجد پیدل جانا۔

۵) امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

۶) اگر صفیں پُر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھاند کر آگے نہ بڑھنا۔

۷) کوئی فضول کام نہ کرنا یعنی مثلاً اپنے کپڑوں سے یا بالوں سے لہو ولعب نہ کرنا۔

۸) خطبہ کو غور سے سننا۔

۹) علاوہ ازیں جمعہ کے دن جو سورۂ کہف پڑھے گا اس کیلئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس وقت کام آوے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کے تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہوجائیں گے۔

۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ درود میرے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

۱۱) جمعہ کے دن بالوں میں تیل لگانا اور خوشبو یا عطر کا استعمال کرنا مسنون ہے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
ذی القعدہ ۱۴۴۴ھ جون 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۱۵) حاجتمندوں اور ضرورت مندوں کی قدرت کے باوجود مدد نہ کرنا۔

یاد رہے کروڑ پتی ایک ہی دن میں لقمہ کا محتاج ہوجاتا ہے اور مدد کرنے والا محفوظ رہتا۔

(۱۶) کسی کے مال کا نقصان کرنا۔

یہ گناہ بھی صرف استغفار سے معاف نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جس کا نقصان کیا ہے اس سے معاف نہ کرائے۔

گناہ کے نقصانات

(۸۶) اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں گناہ پر اگر اور کوئی سزا نہ بھی ہوتی تو ایسے کریم ومحسن پروردگار کی صرف ناراضگی کے خیال سے گناہ سے بچنا ضروری تھا۔ دنیا میں بھی کوئی شریف بندہ اپنے محسن کو ناراض کرنا پسند نہیں کرتا، پھر اس محسن حقیقی کو ناراض کرنے کی کیسے جرأت ہوتی ہے جبکہ گناہوں پر دنیا وآخرت کے عذابوں کی بھی وعید ہے۔

(۵) الایمان بالیوم الاخر

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عالم برزخ (قبر) کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۴ قبر میں اچھے یا بُرے حالات جو پیش آتے ہیں وہ مردے کو معلوم ہوتے ہیں اور لوگ اُس کو نہیں دیکھتے جیسے سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے۔

عقیدہ:۵ آدمی عمر بھر جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہوجائے اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے، البتہ جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔

عقیدہ:۶ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

عقیدہ:۷ ایمان کے ساتھ مرنے والے کیلئے دعاء اور نیکی اور کچھ خیرات کر کے اُسکا ثواب بخشنے سے اُسکو ثواب پہنچتا ہے، اس کو ''ایصال ثواب'' کہتے ہیں، اِس سے اُس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

کوئی مزا مزا نہیں کوئی خوشی خوشی نہیں
تیرے بغیر زندگی موت ہے زندگی نہیں
سنبھل کر ذرا تیز گامِ محبت
مقامِ ادب ہے مقامِ محبت

(حضرت مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ)